S_1996_6_114_116

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

شری۔ایس۔کے۔ویش

بنام۔

یونین آف انڈیا اور دیگران

11 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی، فیزان ادین اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

ملازمت کا قانون:

کارکردگی بار-پار کرنا-ملازم کو معطّلی کے تحت رکھا گیا اور اس کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کی گئی-لازمی ریٹائرمنٹ کی سزا عائد کی گئی-اپیل پر محکمہ نے ہدایت کی کہ سزا کو جزوی طور پر معطّلی اور جزوی طور پر سروس میں مانا جائے-ٹریبونل نے ہدایت کی کہ ملازم کو تنخواہ اور الاؤنس سمیت تمام مقاصد کے لیے ڈیوٹی پر مانا جائے-اس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ڈی پی سی نے کارکردگی بار کے لیے اس کے کیس پر غور کیا تھا اور اسے فٹ نہیں پایا تھا اور اس وجہ سے ملازم کراس کارکردگی بار کا حقدار نہیں تھا-اپیل پر منعقد ہونے پر، بحالی کے بعد ملازم نے بمشکل تین ماہ تک کام کیا تھا-لگاتار تین سالوں سے اس کے خلاف منفی اندراجات تھے-ڈی پی سی نے سفارش کی کہ وہ غیر فعال تھا۔کراس کارکردگی بار-ٹریبونل نے موقف کو قبول کر لیا-اس لیے کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 19774۔

1992 کے او اے نمبر 978 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، دہلی کے مورخہ 15.2.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے سنت لال، پردیپ کمار اور بی۔ایس۔گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

یہ خصوصی اجازت کی درخواست 15 فروری 1996 کے اس حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جو سی اے ٹی، پرنسپل بنچ، نئی دہلی کے او اے نمبر 978/92 میں دیا گیا تھا۔تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درخواست گزار کو

16 اپریل 1979 کو ٹیلی کام انجینئرنگ سروس گروپ 'بی' میں اسسٹنٹ انجینئر کے طور پر ترقی کے بعد معطل کر دیا گیا تھا اور اس کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کی گئی تھی۔30 جون 1986 کو لازمی ریٹائرمنٹ کے ذریعے سزا عائد کی گئی۔اسی کو اپیل کے ذریعے چیلنج کیا گیا۔اپیل پر،محکمہ نے ہدایت کی کہ سزا کو جزوی طور پر معطلی اور جزوی طور پر 16 فروری 1979 کی کارروائی کے ذریعے خدمت میں سمجھا جائے۔جب درخواست گزار نے 14 فروری 1992 کے حکم نامے کے ذریعے اوائے نمبر 1690/90 میں اسے چیلنج کیا تو اس کی اجازت دی گئی اور ہدایت دی گئی کہ اسے تنخواہ اور الاؤنس سمیت تمام مقاصد کے لیے ڈیوٹی پر رکھا جائے۔بحالی کے بعد،درخواست گزار 31 مئی 1992 کو ریٹائرمنٹ حاصل کرنے پر ملازمت سے سبکدوش ہو گیا۔اس سے پہلے انہوں نے اپنی کارکردگی کی حد کو عبور کرنے کے لیے درخواست دائر کی تھی۔متنازعہ حکم نامے میں ٹریبونل نے فیصلہ دیا ہے کہ ڈی پی سی نے ان کے کیس کو کارکردگی کی پابندی کے لیے غور کیا تھا اور انہیں فٹ نہیں پایا تھا اور اس لیے وہ راحت کا حقدار نہیں ہے۔اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ جب اسے دوبارہ ملازمت میں بحال کیا گیا تو اس کے بعد کے ریکارڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے کارکردگی کے بار پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔جو کہا گیا وہ سال 82-1981,1980-81,1979-80 کے لیے منفی اندراجات تھے۔وزارت کی طرف سے 18 ستمبر 1991 کو او ایم نمبر 7(28)/EIII/91 میں جاری کردہ خط میں جاری کردہ ہدایت کی روشنی میں کوئی نظر ثانی نہیں کی گئی تھی کہ تمام زیر التواء مقدمات پر ملازم کے زیر التواء مقدمات کو لانے کے لیے غور کیا جانا چاہیے تاکہ انہیں چوتھے تنخواہ کمیشن کی طرف سے تجویز کردہ تنخواہ کے پیمانے کے برابر لایا جا سکے۔درخواست گزار نے ایک نمائندگی دی تھی لیکن اس پر غور نہیں کیا گیا؛ یہاں تک کہ ریکارڈ پیش کرنے کے لیے دی گئی ہدایت پر بھی عمل نہیں کیا گیا۔لہذا،ٹریبونل کو حکومت کے خلاف منفی نتیجہ اخذ کرنا چاہیے تھا اور اسے ہدایت دینی چاہیے تھی کہ وہ کارکردگی کی حد کو عبور کرنے کا حقدار ہے۔انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ مہر بند کور کے طریقہ کار کو کارکردگی کی حد کو عبور کرنے کے لیے اپنایا جانا چاہیے تھا اور جب ان کے خلاف محکمہ جاتی انکوائری زیر التوا تھی تو اسے زیر التوا رکھا جانا چاہیے تھا۔

ہمیں دلیل میں کوئی وقت نہیں ملتی ہے۔درخواست گزار نے حکومت کی طرف سے جاری کردہ کوئی سرکلر ہمارے نوٹس میں نہیں لایا ہے اور یہ واضح طور پر اس وجہ سے متضاد ہے کہ درخواست گزار کی تادیبی کارروائی حتمی ہونے کی صورت میں کارکردگی کی حد کو عبور کرنے کے سوال پر غور کرنے کی مشق بے نتیجہ

ہوگی۔کارکردگی بار کے معاملے پر غور کرنا غیر ضروری ہوگا۔اس کی ملازمت میں بحالی کی صورت میں ہی اس کی کارکردگی کی حد کو عبور کرنے پر غور کرنے کا سوال پیدا ہوگا۔لہذا، افادیت بار کے سوال پر غور کرتے ہوئے مہر بند کور کا طریقہ کار لاگو نہیں ہوتا ہے۔یہ دیکھا گیا ہے کہ 8 جون 1990 کو درخواست گزار کی طرف سے نمائندگی کیے جانے کے بعد، معاملہ ڈی پی سی کی طرف سے غور کے لیے بھیجا گیا تھا۔ڈی پی سی کی 21 جنوری 1992 کو میٹنگ ہوئی تھی اور درخواست گزار کے ریکارڈ پر غور کیا گیا تھا۔بحالی کے بعد، انہوں نے مشکل سے تین ماہ تک کام کیا تھا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لگاتار تین سالوں تک درخواست گزار کے خلاف منفی اندراجات تھے۔نتیجتاً ڈی پی سی نے درخواست گزار کے دستیاب ریکارڈ پر غور کرتے ہوئے سفارش کی کہ وہ کارکردگی کی حد کو عبور کرنے کے لیے نااہل ہے۔درخواست گزار کو 7 فروری 1992 کے خط کے ذریعے اس کی اطلاع دی گئی۔ٹریبونل نے بھی اس موقف کو قبول کر لیا تھا۔ان حالات میں، ہمیں ٹریبونل کی طرف سے جاری کردہ حکم نامے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے جس میں نوٹس جاری کرنے کی ضمانت دی گئی ہو۔

خصوصی اجازت کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

جی۔این۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24